© rasailojaraid.com

مطبوعات

کتاب العلم از جناب عبدالعزیز خالد ۔ ناشر: خالد اکیڈمی، ۱۰۳ نوازش علی روڈ، لاہور ۔ کاغذ طباعت بہت خوب، جلد مضبوط اور زینت افزا۔
صفحات: ۸۰۰ ۔ قیمت: ۵۰۰/- روپے۔

ایک کتاب العلم کیا، عبدالعزیز صاحب کے یہاں تو علم و ہنر کا چڑھاؤ میں آیا ہوا دریا لئے سند ھ ہے ۔ کچھ دیر ہم اس کے کنارے کنارے دوڑے مگر نہ اور چھور معلوم ہو سکا، نہ منبع تک رسائی، نہ دہانہ تک پہنچ ۔ نہ محشر آرا حرکت و روانی میں اتنی مہلتِ سکوں میسر کہ ایک ساغر ہی بھرا جا سکے ۔ اپنی اپنی قسمت! یہاں بہت سے دریا ہیں اور دریاؤں کے کنارے بے شمار تہی ساغر اور تشنہ لب بسمل ۔ بات ایک فرات کے ماتم پر ہم ختم نہیں ہو جاتی ۔

خیر بہت سی کتابیں لکھنے کے بعد جن کی گنتی یاد رکھنا بڑی قابلیت کی بات ہے، اب انہوں نے "کتاب العلم" لکھی ہے ۔ ہم جیسے اَن پڑھ تو چونک اُٹھے ۔

علم کے متعلق جو کچھ قرآن میں آیا ہے اور جو کچھ پہلے کے صُحُف میں ہے ۔ پھر علم کے متعلق احادیث اور علماء اور شعراء کے اقوال کا ایک وسیع دائرہ ہے، اِن تمام اطراف سے روشنی لے کر جناب خالد نے علم کے بارے میں بہت سے نکاتِ حکمت جمع کر دیئے ہیں ۔ کہنا چاہیے کہ یہ چھوٹی سی انسائیکلوپیڈیا ہے علم کے بارے میں ۔

اب مسئلہ آتا ہے عربی آیات و احادیث کا، سو یُوں تو کمال ہے کہ ہر جملے اور فقرے کا ترجمہ مصرعِ موزوں میں ہو، یا پورے شعر یا زائد اشعار میں ۔ لیکن اصل مشکل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہ ہے کہ قرآن میں خصوصاً اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تلقینات میں عموماً بیان کا ایک ایسا دل گداز انداز پایا جاتا ہے، ان میں ایک خاص بہاؤ ہوتا ہے جو یوں بھی ترجموں میں منتقل ہونا مشکل ہے، کجا کہ آپ مصرعوں اور شعروں میں ترجمہ لکھیں۔ وہ کلام تو فنونِ شعر کی معنویت سے آزاد ہے، اُسے آپ اپنے کسی موضوع کی رُوح بنا سکتے ہیں۔ اس کی طرف کنایہ یا تلمیح سے قاری کا ذہنی ربط قائم کر کے شعر کے فنی لطائف کو پُرزور بنا سکتے ہیں۔ مگر ترجمہ میں جب ایک مفہوم ہی کی نہیں، الفاظ کی بھی پابندی ہوتی ہے، آپ صرف کلام کو موزوں بنا سکتے ہیں۔ مگر صرف وزن و بحر کے زور سے شعری جمال بھی پیدا نہیں ہوتا۔ قرآن وحدیث (اور شاید دوسری زبانوں) کے کسی علمی بیان کا اوّل تو لفظوں کی پابندی کے ساتھ شعری پیرائے میں لانا اور پھر اس میں تشبیہات، نزاکتِ تخیل اور جذباتی زور کو پیدا نہ کر سکنا ہم کو اس نتیجے تک پہنچاتا ہے کہ ایسی عبارت کے ترجمے نثر میں کیے جائیں تو وہ ترجمے ...... الفاظ کی حسنِ ترتیب اور حسنِ انتخاب کی وجہ سے زیادہ پُرزور بن جاتی ہے۔

کتاب العلم میں نہ تو قرآن وحدیث، قدیم نوشتوں اور شعراء کے کلام کے مفہوم کو بطرزِ احسن سمجھا جا سکتا ہے۔ اور نہ ان کے متن کے حسن سے بہرہ ملتا ہے، اور نہ ترجمہ کی نثر موزوں کے مصرعوں کی شکل میں الگ الگ ٹکڑے لطف دیتے ہیں۔

فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ —— متبادل ترجمے ملاحظہ ہوں:

—— نادانوں میں سے کہیں نہ پس ہو جانا —— (بے پس ہو جانا بھی خوب ہے کوئی ہسپتالوں والی پس نہ سمجھ لے)۔

—— پس ہونا نادانوں میں بہت —— (وزن کی خاطر کیسی بھدی ترتیب ہے کلام کی)۔

—— ہو نہ گہ شریکِ ناداناں —— (بہتر ہے)

—— ہو نہ زنہار جاہلوں میں سے —— (بہتر ہے)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آیت ۱۳ : ۴۱ اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا

— انہوں نے یہ دیکھا نہیں ہے برابر گھٹاتے چلے آرہے ہیں
زمین کو ہم اس کے کناروں سے اچاروں طرف سے ؛

اسی ضمن میں ایک قول بیان ہوا - قِیْلَ هُوَ مَوْتُ الْعُلَمَاءِ

— کہا بعض اصحابِ تفسیر نے : موت ہے عالموں کی زمین کے گھٹاؤ کا مطلب۔

دوسری فصل (صحائفِ پیشیں) کے تحت ص ۴۴

— ہونٹ سیانوں کے علم بولتے ہیں (کیا لطف اس کلام میں !)

ص ۴۷ :-

— احمقوں کا دل ہے ان کے مُنہ میں (بے کیف عبارت)
داناؤں کے دل میں ہے ان کا مُنہ (بے کیف عبارت)

ص ۴۹ :-

— جو احمق کو تعلیم دیتا ہے مٹی کے وہ ٹوٹے برتن جوڑے

ص ۵۰ - نمبر ۱۲۵ :-

— دے نہ جاہل کو جواب اُس کی حماقت کے مطابق
کہ نہ ہوجائے کہیں تو بھی اُس کی مانند

ص ۵۰ - نمبر ۱۲۶ :-

— دے تو جاہل کو جواب اس کی حماقت کے مطابق
کہ سمجھ بیٹھے نہ اپنے کو کہیں دانش ور

ص ۲۸۷ - نمبر ۶۷۰ :-

مَنْ اَشَرُّ النَّاسِ ؟ عَالِمٌ لَا یَنْتَفِعُ بِہٖ

— ہے کون بدترینِ مردماں ؟
وہ عالم اپنے علم سے جو ہو نہ منتفع

اِن مثالوں کا مطلب یہ نہیں کہ کام میں قدر و قیمت نہیں - بلکہ بعض اچھی اچھی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ادبی عبارات کے مؤثر ترجمے بھی ہیں۔

مگر قرآن و حدیث کے ترجمے کے سلسلے میں مجھے خاص توجہ اس لیے کرنی پڑی کہ میں خالد صاحب کے نظریے کو جانتا ہوں کہ وہ ترجمہ میں عبارت کے اصل تاثر کو منتقل کرنے کے قائل نہیں ہیں، وہ عربی کی عبارت کے ان خلاؤں کو بھرنے کا اذن بھی کسی کو نہیں دیتے، جنہیں عربی بولنے والوں کے ذہن از خود بھر لینے کے عادی ہوتے ہیں، وہ جلالت، غصّے، تنقید، عتاب، ملامت، منظر کشی وغیرہ کے خاص تقاضوں کا لحاظ کرنے کو گمراہی سمجھتے ہیں اور بس لفظ کی جگہ لفظ ٹکانے پر بضد رہے ہیں۔ لیکن جب انہوں نے منظوم ترجمے کا کام قرآن و حدیث کے دائروں میں شروع کر دیا تو پھر الفاظ کے انتخاب میں وزن کا لحاظ کرنا پڑا۔ جیسے تفسیر بے نقط میں متبادل الفاظ ایسے ڈھونڈنے پڑے جو بلا نقط ہوں۔ گویا ایسی ہر پابندی قرآن کے لفظی متن کے ترجمے میں تو خلل انداز ہوگی۔ مثلاً فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ کی ترجمہ کاری میں ہم نے نمونہ پیش کر دیا ہے۔

اصل میں بے جا مبالغہ آرائیوں یا ردِ عمل کے اثر میں جو کلیے آدمی خود بنا کر دوسروں پر حکم لگانے لگتا ہے، وہ علم و فن کی راہ میں بڑھتے ہوئے ٹوٹ جاتے ہیں۔

یہ گفتگو تو بے تکلفی کی وجہ سے ہے، ورنہ ہم کیسے نہ تسلیم کریں کہ آٹھ سو صفحات کی کتاب انہوں نے بڑی محنت و کاوش سے تیار کی ہے، اور اس کا مطالعہ دینی اور ادبی اور شعری مطالعہ رکھنے والوں کے لیے مفید اور باعثِ دلچسپی ہوگا۔

SOCIO-ECONOMIC SYSTEM OF ISLAM	از جناب ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ صاحب۔ ناشر: ملک سنز، پبلشرز اینڈ بک سیلرز،

۱۷۔ ڈی مکہ کالونی، گلبرگ ۳، لاہور۔ صفحات: ۳۴۴۔ قیمت: ۱۵۰ روپے

یہ کتاب ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ صاحب کے اُن اُنیس انگریزی تحقیقی مقالات کا مجموعہ ہے، جو وقتاً فوقتاً ملکی اور غیر ملکی کانفرنسوں میں پڑھے گئے۔ یہ مقالات

© rasailojaraid.com